بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

اگر کسی ملک نے حضورِ اکرم ﷺ کی شانِ مبارک میں گستاخی کی ہو تو اس کی پروڈکٹس (مصنوعات) کو ترک کرنا حضورِ اکرم ﷺ کے امتی ہونے اور آپ ﷺ کی محبت کا اہم تقاضا ہے اور ایک مسلمان کا یہی عمل ہونا چاہیے کہ بغیر کسی دینی یا دنیوی ضرورت کے اس سے خرید و فروخت ہر گز نہ کرے۔

البتہ اس بات کو بھی مدِ نظر رکھنا چاہئے کہ ایسا ضروری نہیں کہ جو شخص بھی اس ملک میں رہتا ہو وہ اس قبیح عمل میں شریک ہو، یا اس سے راضی ہو۔ لہذا جب تک ٹیلی نار موبائل کمپنی کا گستاخی کے قبیح عمل میں شریک ہونا، یا اس سے راضی ہونا ثابت نہ ہو جائے، اس وقت تک اس کے بائیکاٹ کا فتوی نہیں دیا جاسکتا۔

فی احکام القرآن للتھانوي:(۲، ۱۱)

"قلت ولعلک قد عرفت بذالک کله ان البیع والشراء من الکفار ولبس ما نسجوه من الثیاب لیس من الموالاة المنهی عنها فی شیء الاما نص علیه الفقهاء من بیع السلاح والکراع لهم لما فیه من النصرة والمعونةعلی قتال المسلمین ومن قاس شراء الثوب منهم علی بیع السلاح لهم فقد اخطا القیاس نعم لو رای امیر المسلمین مصلحة فی منعهم من شراء اموال اهل الحرب مطلقا ومن بیعهم لهم شیئا منها فله ذالک وعلیهم اطاعته واذالم یکن لهم امیر فلهم شراءکل شیء من اموالهم لاهل الحرب غیر السلاح والکراع فافهم"----------واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

عادل ایوب عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح

احقر محمد یوسف عفی اللہ عنہ